خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

برکاتِ میلاد

مولانا محمد تصدق حسین

فاضل جامعہ نظامیہ

پیکر اسلام فاؤنڈیشن، روڈے۔ پتوکی

0300-4798782

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب ---------- برکات میلاد

مولف ---------- مولانا محمد تصدق حسین فاضل جامعہ نظامیہ

تقدیم ونظر ثانی ------ علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ ------ مولانا ریاض احمد ومولانا مسعود احمد

تحریک ---------- غلام رسول ہمدمی

ناشر ---------- پیکر اسلام فاؤنڈیشن، روڈے۔ پتوکی

برائے ایصال ثواب

جمیع مسلمین ومسلمات

نشان منزل

از: استاذ العلماء، فاضل شہیر علامہ **محمد منشا تابش قصوری صاحب** دامت برکاتہم العالیہ

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر نہ جانے کتنی کتابیں لکھی گئیں، کتنے اخبار ورسائل شائع ہوئے، کتنے دفاتر پر لوح قلم کی تصویریں نقش ہوئیں، کتنے انبیاء نے آپ کی آمد آمد کی بشارتیں دیں، اور کتنے انسان انتظار کرتے کرتے پردہ عدم میں چلے گئے، کتنے عشاق گرد راہ کو ترستے رہے، اور کتنے خوش بخت اس محبوب حقیقی کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے اپنے قلب ونظر کو منور فرماتے رہے، خالق کائنات نے آپ ہی کو اپنی ربوبیت کے اظہار کا سبب ٹھہرایا آپ ہی اس عالم بود وباش کی علت غائی ہوئے۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

اہل عشق ومحبت کا تو یہ فیصلہ ہے کہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کا سب سے موکد، موثق، مستند اور جامع اجمالی تذکرہ قرآن کریم ہی ہے جس میں نہ صرف حضور کے میلاد ہی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ سیرت وصورت کے تمام محاسن ومحامد موجود ہوتے ہیں، حقیقتاً قرآن ہی آپ کی ذات ستودہ صفات کا ترجمان ہے میلاد مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا موضوع ہے جس پر جتنا بھی لکھا جائے کم ہے باوجود یہ کہ آپ کی ذات اقدس، اکمل، احسن واجمل ﷺ کسی بھی صاحب قلم کی محتاج نہیں، کسی مدح خواں کی طالب نہیں، کسی خطیب وادیب، مقرر وواعظ کی منتظر نہیں، ہر چیز آپ ہی کی محتاج ہے، پھر یہ سلسلہ تصنیف وتالیف کیوں؟ پہلی بات تو ہو یا یہ کہی جا سکتی ہے کہ یہ عبادت میلاد،

عبادت کے لئے انسان خصوصاً مسلمان مکلف ہیں، لہٰذا عالمِ آخرت میں کامیابی و
کامرانی اور میدانِ حشر میں خدا اور رسولِ خدا ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کے
لئے ہم پر یہ عبادت فرض عین کی حیثیت رکھتی ہے، اور دوسری بات آج سے
صدیوں پہلے شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہہ کہ ہماری مشکل کشائی فرمادی کہ:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّداً بِمَقَالَتِي
لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ

منجملہ مقاصدِ حسنہ ایک مقصد یہ بھی مولفین ومصنفین کے پیش نظر ہوتا ہے کہ کسی نہ
کسی طرح حضوری کی سعادت نصیب ہو۔ اسی مقصد وحید کے پیش نظر عزیز القدر
مولانا تصدق حسین زید علمہ و مجدہ فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے برکات
میلاد النبی ﷺ کے ایمان افروز نام سے یہ مختصر مگر جامع کتاب قلمبند فرمائی ہے۔ جو
اہل محبت وعشق کے لئے نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں۔ اور مخالفین بنظر انصاف استفادہ
کریں تو ان پر حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگی رہا معاملہ قبولیت حق تو یہ ان
کے مقدر کی بات ہوگی۔ مولانا موصوف کے ایک عرصہ سے رسائل و جرائد میں
مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں علم وقلم کی مزید جولانیاں عطا
فرمائے اور برکات میلاد النبی ﷺ کے ثمرات سے ہمیشہ ہمیشہ بہرہ مند رکھے۔

آمین بجاہ رحمۃ للعالمین ﷺ

محمد منشا تابش قصوری
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

یکم ذوالحجۃ المبارکہ ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام
علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین.

حضور پرنور شافع یوم النشور علیہ التحیة والثناء جب اس دنیا
میں جلوہ گر ہوئے تو اس وقت انسانیت کی پہچان ختم ہوچکی تھی لوگ کفر وشرک کی
اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب چکے تھے رسول کائنات ﷺ نے انہیں جہالت کے
اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی روشنی میں انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن کیا اور وہی
لوگ جو شرک جیسے مہلک فتنہ میں مبتلا تھے وہ گلشن اسلام کے مہکتے پھول بن گئے اور
یوں دین اسلام کا گلستان سرسبز وشاداب ہوگیا لیکن یہود ونصاریٰ جو اسلام کے روز
اوّل سے دشمن تھے انہوں نے اسلام کے خلاف سازشیں جاری رکھیں جس کے نتیجے
میں کئی فتنے پیدا ہوئے ان میں سب سے بڑا فتنہ مسلمانوں کے دلوں سے حبِ
رسول کو ختم کرنا تھا آہستہ آہستہ اس فتنے کا اثر برصغیر میں بھی پہنچا تو یہاں کسی نے ختم
نبوت کا انکار کیا تو کسی نے نبی کو اپنی مثل کہا اور کسی نے ابلیس کے علم کی وسعت کو تو
مان لیا لیکن حضور کے علم کی یہ کہہ کر نفی کردی کہ یہاں کونسی نص وارد ہے اس فتنے نے
اپنی جڑیں اتنی مضبوط کیں ہیں کہ اس کے اثرات آج تک موجود ہیں چند دن پہلے
محفل میلاد کی مخالفت میں ایک اشتہار نما پمفلٹ ''عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت''
نظر سے گزرا جو ادارہ اصلاح معاشرہ متصل مسجد میاں وارث اندرون بھاٹی گیٹ
لاہور نے شائع کیا اس میں محفل میلاد کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کیلئے درج ذیل

باتیں کہی گئی ہیں۔

(۱) عہد رسالت میں میلاد کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۲) کسی صحابی کسی تابعی کسی امام اور کسی محدث سے محفل میلاد کا ثبوت نہیں ملتا۔

(۳) ڈھول بجانا اور ڈانس وغیرہ کرنا ہی محفل میلاد کا مقصد ہے۔

(۴) عید میلاد النبی کی ابتدا کرنے والا حاکم بے دین ہے۔

(۵) عید میلاد النبی پر پہلی کتاب ایک کذاب اور دنیا پرست شخص نے لکھی۔

(۶) ۱۲ ربیع الاول وفات النبی ہے نہ کہ میلاد النبی۔

(۷) مسلمانوں اور عیسائیوں کا موازنہ۔

حقیقت میلاد

مسلمانوں کے ہاں محفل میلاد یا جشن میلاد سے مراد حضور اکرم ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کرنا ولادت کے موقع پر عجائبات کا ذکر کرنا حضور کی ثنا خوانی کرنا مسلمانوں کے دلوں میں حب رسول کا جذبہ پیدا کرنا اور سرکار کی سیرت کا تذکرہ کرنا اور لوگوں کو شریعت مطہرہ سے آگاہ کرنا۔

جب میلاد کی حقیقت واضح ہو گئی تو آیئے دیکھتے ہیں کہ محفل میلاد کا حصہ بننے والے ہر عمل کا ثبوت قرآن وسنت میں موجود ہے یا نہیں۔

محفل میلاد کی ابتدا

ذکر رسول ﷺ کے موضوع پر سب سے پہلی محفل کا انعقاد خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کے حاضرین و سامعین انبیائے کرام علیہم السلام تھے اس میں رب کائنات

نے رسول معظم کی جلوہ گری کا تذکرہ فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ ۱

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

ثم جاء کم رسول ان الفاظ پر بار بار غور کیجئے کیا یہ رسول کائنات کی اس دنیا میں جلوہ گری کا ذکر نہیں اگر ہے تو یہی میلاد النبی۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ۔ ۲

بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں رسول بھیجا۔

مسلمان ۔ اس احسان کی بجا آوری کے لئے اپنے نبی کا یوم ولادت مناتے

۱۔ القرآن، پارہ ۳، سورہ آل عمران ۲۔ القرآن، پارہ ۴

ہیں جس کا ذکر رب کائنات نے قرآن پاک میں فرمایا اب رب کائنات نے بھیجا اور وہ رسول اس دنیا میں آیا اور رسول کائنات کا اس دنیا میں تشریف لانا ہی میلاد النبی ﷺ ہے۔

میلاد النبی ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام

رب کائنات نے عالم ارواح میں تمام انبیاء سے اپنے نبی مجسم کے تشریف لانے کا ذکر فرما کر ان پر ایمان لانے کا حکم دیا تو انبیاء کرام نے اپنے اپنے وقت میں رحمت دو عالم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر ضرور فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور میلاد رسول ﷺ

آج سے ساڑھے چار ہزار سال قبل جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عالم انسانی کو یہ نوید سنائی۔

وہ عربی ہوگا اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کا ہاتھ اس کے خلاف ہوگا وہ اپنے سب بھائیوں کے درمیان بود و باش کرے گا۔ [۱]

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ذکر رسول ﷺ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں نبی مکرم ﷺ کی بعثت کا مژدہ سنایا۔

''خدا (سردار) سینا سے نکلا سعیر سے چمکا اور فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ۔'' [۲]

۱۔ پیدائش، باب ۱۶، ۱۲ ۲۔ استثناء، باب ۳۳، ۲

سرکار دو عالم ﷺ ہجرت کے بعد 8 ہجری کو جب مکہ میں دوبارہ فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ آپ کے جانثاروں کی تعداد دس ہزار تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور ذکر نبی مکرم ﷺ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی رسول کریم ﷺ کے ظہور کی خبر دی اور جگہ کا بھی تعین فرما دیا حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں وہ سدا تیری حمد کریں گے وہ بکہ سے گزرتے ہوئے ایک کنواں بناتے ہوئے۔'' [۱]

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذکر مصطفیٰ ﷺ

حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا تو انہوں نے بھی اپنے قبل انبیاء کی طرح حضور علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دی اور اشاروں کنایوں کے بجائے صراحتاً آپ کا اسم گرامی بتایا۔

''وہ ٹھیک محمد ﷺ ہیں وہ میرے محبوب ہیں میری جان ہیں۔'' [۲]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ذکر نبی معظم ﷺ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے آخری نبی ہیں انہوں نے بھی اپنے پیش رو انبیاء کی طرح حضور کا تذکرہ فرمایا۔

۱۔ زبور، باب ۸۴، ۵-۶ ۲۔ تسبیحات سلیمان، ب ۵، ۱۶

"میری اور بہت سی باتیں کہ میں تم سے کہوں تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ فارقلیط (احمد) آئے گا تو سچائی کی راہیں بتادے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا وہ تمھیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا اجلال ظاہر کرے گا۔"[1]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ[2]

میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور اس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

قرآن کریم اور میلاد انبیاء علیہم السلام

قرآن حکیم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور امت مسلمہ کی راہنمائی کا بہترین ذریعہ بھی تو آئیے دیکھتے ہیں کہ انبیائے کرام کے میلاد کے بارے میں اس

۱۔ یوحنا، باب ۱۶: ۱۲، ۱۳ ۲۔ سورۃ الصف، آیت ۶

کا نقطہ نظر کیا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

وَسَلٰمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا[1]

اور سلامتی ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا[2]

اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

سرکار مدینہ ﷺ کی ولادت با سعادت کے متعلق قرآن حکیم میں مختلف اسالیب کو اپنایا گیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا

دعائے ابراہیمی میں جس رسول کا ذکر بعثت ہے اس سے مراد فقط رسول کائنات ﷺ کی ذات ہے امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

۱۔ سورۂ مریم، آیت ۱۵ ۲۔ سورۂ مریم، آیت ۳۳

اما ان الرسول ھو محمد — یعنی اس مقام پر رسول سے مراد حضور ﷺ ہیں

فیدل علیہ وجوہ — اس پر کئی وجوہ دلالت کرتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ

احدھما اجماع المفسرین وھو حجتہ[1] — اس امر پر تمام مفسرین کا اجماع ہے اور یہ بڑی حجت ہے۔

امام بیضاوی علیہ الرحمۃ

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ولم یبعث من ذریتھما غیر محمد صلوات اللہ علیہ[2] — اور نہیں مبعوث کیا گیا ان دونوں (حضرت ابراہیم و اسماعیل) کی اولاد میں سرکار دو عالم ﷺ کے علاوہ (کوئی نبی)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

الدرالمنثور میں ابن جریر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

قال ھو محمد ﷺ[3] — فرمایا وہ محمد ﷺ ہیں۔

امام قرطبی نے بھی اسی مفہوم کی تائید کی ہے یعنی اس آیت سے مراد صرف رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہی ہے۔

۱۔ تفسیر کبیر، جلد ۴، صفحہ ۷۳ ۲۔ تفسیر بیضاوی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱
۳۔ الدرالمنثور، جلد ۱، صفحہ ۳۰۴

اسی سلسلے کی دوسری شہادت ملاحظہ فرمایئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ.

صاحب تفسیر خازن

اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں

قال ابن عباس رضی اللہ عنہ اراد وتقلبک فی اصلاب الانبیاء من نبی الی نبی حتی اخرجک فی ھذہ الامۃ[1] — حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتقلبک سے مراد ہے کہ آپ کی روح انبیاء کی پشتوں میں ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ آپ اس امت میں جلوہ گر ہوئے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

نے بھی اس آیت سے یہی مفہوم مراد لیا ہے۔

ان یکون المراد ان اللہ تعالیٰ نقل روحہ من ساجد الی ساجد[2] — یہاں یہ مراد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل کیا۔

۱۔ تفسیر خازن، جلد ۳، صفحہ ۳۲۳ ۲۔ تفسیر کبیر، جلد ۲۴، صفحہ ۸۳

اس پر دلیل پیش کرتے ہوئے حدیث پاک نقل فرمائی۔

لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات

مجھے ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف منتقل کیا گیا۔

روح البیان تفسیر بغوی اور روح المعانی میں بھی اسی مفہوم کو اپنایا گیا ہے۔ اگر اب بھی یہی اصرار کیا جائے کہ حضور کی ولادت کا تذکرہ خلق یا ولد جیسے مشہور الفاظ سے ہی ثابت کیا جائے تو اس کی شہادتیں بھی قرآن پاک میں موجود ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۱؎

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا یہ ترجمہ اعلحضرت فاضل بریلوی نے کیا ہے جو مفسرین کی توجیہات کے عین مطابق ہے۔

امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی

اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں

ای الجنس او آدم او محمد ﷺ ۲؎

انسان سے مراد یا جنس انسان ہے یا حضرت آدم علیہ السلام یا حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

۱۔سورۂ رحمٰن، آیت ۳، ۲۔تفسیر نسفی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۷

علامہ حسین بغوی

تفسیر بغوی میں اس آیت کا مفہوم یوں بتاتے ہیں۔

خلق الانسان یعنی محمداً ﷺ قال ابن کیسان ۱؎

خلق الانسان کی تفسیر میں ابن کیسان نے کہا کہ اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

صاحب تفسیر سمرقندی

اس آیت کی ان الفاظ میں تفسیر فرماتے ہیں۔

خلق الانسان یعنی الذی خلق آدم من ادیم الارض و یقال خلق محمداً ﷺ ۲؎

خلق الانسان سے مراد وہ ذات جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کے خمیر سے پیدا کیا اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ ذات جس نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی

نے بھی اسی مفہوم کی تائید اس انداز میں کی:

الانسان سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں اور البیان سے مراد قرآن ہے ۳؎

تفسیر البحر المحیط تفسیر خازن اور تفسیر قشیری میں بھی اس آیت کریمہ کا یہی مفہوم بیان کیا گیا۔

۱۔تفسیر بغوی، جلد ۱، صفحہ ۲۲۳ ۲۔تفسیر سمرقندی، جلد ۳، صفحہ ۳۰۴

۳۔تفسیر مظہری، جلد ۱۱، صفحہ ۲۲۱

ایک اور جگہ پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

امام بیضاوی علیہ الرحمۃ

اس آیت کریمہ کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔

ووالد والوالد آدم او ابراھیم علیہ السلام وما ولد ذریۃ او محمد ﷺ ۱؎

ووالد سے مراد حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام ہیں اور وما ولد سے اولاد یا حضرت محمد ﷺ مراد ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

نے اس آیت کریمہ کی یہ تفسیر فرمائی۔

ان الوالد ابراھیم و اسماعیل وما ولد محمد وذلک لانہ اقسم بمکۃ ابراھیم بانیھا و اسماعیل و محمد علیہ السلام سکانھا ۲؎

بیشک والد سے مراد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ہیں وما ولد سے مراد حضور علیہ السلام اس لیے کہ قسم مکہ کی ارشاد فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ کے بانی اور حضرت اسماعیل اور حضور علیہ السلام مکہ کے رہنے والے ہیں۔

۱؎ تفسیر بیضاوی، جلد ۵، صفحہ ۴۹۲ ۲؎ تفسیر کبیر، جلد ۳۱، صفحہ ۱۸۱

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ

اس آیت کی تفسیر میں یوں رقم طراز ہوئے۔

والمراد بہ ابراھیم علیہ السلام وما ولد وھو اسماعیل فانہ ولدہ بلا واسطۃ و محمد علیہ السلام فانہ ولدہ بواسطۃ اسماعیل ۱؎

والد سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ولد سے مراد حضرت اسماعیل ہیں کیونکہ وہ آپ کے بیٹے ہیں بغیر واسطہ کے اور حضور نبی کریم کہ وہ آپ کے بیٹے ہیں حضرت اسماعیل کے واسطہ سے

اتنے عظیم مفسرین کی آراء سامنے آنے کے بعد تو انکار کی مجال نہیں کہ کوئی شخص یہ کہے کہ سرکار کا ذکر ولادت قرآن پاک میں موجود نہیں بلکہ قرآن کریم میں تو آپ کی عمر کے تمام مراحل لڑکپن جوانی وغیرہ سب کا بیان موجود ہے بلکہ آپ نے کفار مکہ کے سامنے اللہ کی توحید اور اپنی رسالت پر سب سے پہلے دلیل ہی اپنی عمر مبارک کو بنایا قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۲؎

میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں۔

۱؎ تفسیر روح البیان، جلد ۱۰، صفحہ ۴۳۳ ۲؎ سورہ یونس، آیت ۱۶

سرکار دو عالم ﷺ اور محفل میلاد

حضور نبی کریم ﷺ اس دنیا میں مبعوث ہونے والے آخری نبی ہیں آپ نے دین اسلام جو انسانی زندگی کیلئے ضابطہ حیات ہے مکمل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

تو آیئے دیکھتے ہیں کہ حضور نے خود اپنی زندگی میں کبھی اپنی ولادت کا تذکرہ کیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

انه جاء الی النبی ﷺ فکانه سمع شیأ فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی

میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا شاید حضور نے اپنے نسب کے متعلق کوئی بات سنی پس رسول اللہ نے منبر پر کھڑے ہو کر پوچھا میں کون ہوں سب نے عرض کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب

خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتاً فانا خیرھم نفسا و خیرھم بیتا ۔[1]

ہوں اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہتر مخلوق میں سے کیا پھر اس کے دو حصے کیے تو ان میں سے بہتر (یعنی عرب میں کیا) پھر ان کے چند قبیلے بنائے مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں کیا پھر اس قبیلے کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں بہتر خاندان (یعنی قریش) میں سے بنایا پس میں ان میں ذات اور خاندان کے لحاظ سے بہتر ہوں۔

پیر کے دن روزہ

عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سئل عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی ۔[2]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیر والے دن روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ میری ولادت کا دن ہے اور اسی دن اللہ تعالیٰ کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔

اس حدیث پاک میں واضح طور پر سرکار مدینہ علیہ السلام نے فرمایا کہ پیر

۱۔ مشکوۃ شریف، جلد۲، صفحہ ۵۱۳

۲۔ مسلم شریف، جلد۱، صفحہ ۳۶۸

کے دن کا روزہ یوم میلاد کے سبب سے ہے۔

دُعائے ابراہیم

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

دعوة ابراهيم و بشارة عيسىٰ ورؤيا امى التى رأت حين وضعتنى وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام [1]

میں دُعائے ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا ان سے ایک نور نکلا جس سے انہوں نے شام کے محلات کو دیکھا۔

جہاں اس حدیث میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی ولادت کا ذکر ہے وہاں یہ تفسیر القرآن بالحدیث بھی ہے جن مذکورہ آیات کو پہلے نقل کیا جا چکا ہے ان کی تعین خود رسول کریم ﷺ نے فرما دی کہ ان سے مراد میری ہی ذات گرامی ہے۔

مصطفیٰ کریم ﷺ کا جشن ولادت خود منانا:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے شکرانے کے طور پر اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے بعض لوگوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنا عقیقہ فرمایا لیکن امام جلال الدین سیوطی اس بات کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱۔ مشکوٰۃ شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۱۳

ان جده عبد المطلب عق عنه فى سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على ان الذى فعله النبى صلى الله عليه وآله وسلم اظهار للشكر على ايجاد الله اياه رحمة للعلمين وتشريع لأمته [1]

آپ کے دادا عبد المطلب نے ولادت کے ساتویں دن آپ ﷺ کا عقیقہ فرمایا اور عقیقہ زندگی میں دو بار نہیں کیا جاتا تو پس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا اس نے آپ کو رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا اور اپنی اُمت کے لئے اسے مشروع بنایا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محافل میلاد

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے جانثار وفادار اور ہدایت یافتہ ہیں کامل اور اکمل ایمان والے ہیں یہاں تک کہ رب کائنات نے انہیں معیار ایمان قرار دیا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا [2]

وہ ایمان لے آئیں جیسا تم لائے تو وہ ہدایت پا گئے۔

تو اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صحابہ کا خلاف اسلام بات پر اجماع نہیں ہو سکتا تو آیئے دیکھتے ہیں کہ صحابہ کا میلاد النبی ﷺ کے بارے میں کیا عمل ہے۔

۱۔ الحاوی للفتاوی، جلد ۱، صفحہ ۱۹۶

۲۔ القرآن، پارہ ۱

حضرت عبداللہ بن عباس اور محفل میلاد:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ ﷺ لقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ایک دن اپنے گھر میں ایک اجتماع سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے واقعات بیان کر رہے تھے صحابہ کرام محظوظ ہو کر حمد الٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھ رہے تھے اسی اثناء میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

حضرت عامر انصاری اور تعلیم میلاد:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مررت مع النبی ﷺ الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ ویقول ہذا الیوم وہذا الیوم فقال علیہ السلام ان اللہ فتح

میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت عامر انصاری کے گھر گیا وہ اپنے گھر اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادت مصطفیٰ کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے یہی وہ دن ہے یہی وہ دن ہے جس دن حضور علیہ السلام جلوہ گر ہوئے حضور علیہ السلام

۱۔ الدر المنظم، صفحہ ۹۵

لک ابواب الرحمۃ وملائکتہ کلہم یستغفرون لک ومن فعل فعلک نجی نجاتک [1]

نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اور تمام فرشتے تمہارے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہیں جو شخص تیری طرح محفل (میلاد) کرے گا وہ تیری طرح نجات پائے گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ اور ذکر رسول ﷺ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یحکی عن التورۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ عبدی المختار لافظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام [2]

ہم رسول پاک ﷺ کی نعت توریت شریف میں یوں پاتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ کج خلق نہ سخت طبیعت نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے لیکن معاف فرمانے والے جائے پیدائش مکہ ہجرت گاہ مدینہ طیبہ اور ملک ان کا شام ہے۔

۱۔ الدر المنظم، صفحہ ۹۵ ۲۔ مشکوٰۃ شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۱۳

حضرت عطاء بن یسار کا نعت سننا

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں

قال لقیت عبداللہ بن عمرو بن العاص اخبرنی عن صفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی التورتہ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التورتہ ببعض صفتہ فی القرآن [1]

میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ملاقات کی میں نے انہیں کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت سناؤ جو توریت میں ہے تو انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم آپ کی بعض وہ صفات توریت میں ہیں جو صفات قرآن میں ہیں۔

صحابہ کرام اور ذکر انبیاء علیہم السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ صحابہ بیٹھ کر مختلف انبیاء کے درجات وکمالات کا تذکرہ کررہے تھے۔

قال بعضھم ان اللہ اتخذ ابراھیم خلیلا وقال آخر موسی کلمہ تکلیما وقال آخر

ان میں سے ایک نے کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں دوسرے نے کہا حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں ایک اور نے کہا کہ

---

[1] مشکوٰۃ شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۱۲

فعیسٰی کلمۃ اللہ و روحہ و قال آخر آدم اصطفاہ اللہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں ایک نے کہا حضرت آدم صفی اللہ ہیں۔

اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا اس کو میں نے سنا ہے اور یہ تمام حق ہے اور سنو:

انا حبیب اللہ ولا فخر [1]

میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں۔

حضرت حسان بن ثابت کا ذکر ولادت مصطفیٰ ﷺ

حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں:

واحسن منک لم تر قط عینی واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبراء من کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

آپ سا حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپ جیسا جمیل کسی ماں نے نہیں جنا آپ تمام عیوب سے منزہ پیدا کیے گئے گویا کہ آپ کو پیدا کیا گیا جیسا آپ نے چاہا

صحابہ کرامؓ کے اس عمل کے بعد آپ سوچئے اگر انبیاء کا تذکرہ کرنا اور ان کی ولادت کے واقعات کو بیان کرنا اور خوشی کا اظہار کرنا یہ سب کام ممنوع ہوتے تو حضور علیہ السلام صحابہ کرامؓ کو اس سے منع فرماتے بلکہ آپ نے تو صحابہ کرام کو بشارتیں دی ہیں اور خود بھی شریک ہوئے پھر بھی اگر کوئی شخص یہ اصرار کرے کہ میلاد النبی کا کوئی ثبوت نہیں تو اسے اپنی آنکھوں سے بغض وعناد کی پٹی اتار کر قرآن وسنت کا مطالعہ کرنا ہوگا تب اس کا دل حق کو قبول کرے۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۱۳

اکابرین امت اور محافل میلاد

قرآن وحدیث کے بعد فقہائے کرام نے فقہ اسلامی کا تیسرا ماخذ اجماع امت قرار دیا ہے اس سلسلے میں جو شخصیات مسلمہ ہیں ان کی رائے کو زیادہ اہمیت دی گئی کسی زمانے میں تمام مجتہدین اور علماء کا کسی فیصلے پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے حدیث پاک میں ارشاد ہے:

ما راه المسلمون حسنا فهو عندالله حسن — جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

اب مقتدر آئمہ ومحدثین کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں جنہوں نے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت واہمیت اور اس کے فیوض وبرکات کو ثابت کیا ہے۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر ولادت مصطفیٰ ﷺ کے لئے اپنی جامع میں باقاعدہ عنوان ذکر کیا "باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔

اگر ذکر ولادت مصطفیٰ جائز نہ ہوتا تو امام ترمذی جیسے عظیم محدث کبھی بھی اس بات کو ذکر نہ کرتے ورنہ کم از کم بعد میں آنے والے محدثین اس کا رد ضرور فرماتے امام ترمذی کے اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی میلاد النبی کا موضوع لوگوں میں عام تھا اور وہ اسے جائز جانتے تھے۔[1]

---

[1] جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰

امام قسطلانی

مواہب اللدنیہ میں محفل میلاد النبی کے متعلق رقم طراز ہیں:

لازال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده ﷺ ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه انواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاة كل فضل عظيم ومما جرب من خواصه انه امان في ذالك العام وبشرى عاجله بنيل المرام البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض واعيى داء[1]

اہل اسلام ہمیشہ سے ربیع الاول میں محفل میلاد کرتے ہیں کیونکہ یہ حضور ﷺ کی ولادت کا مہینہ ہے اور اس کی راتوں میں صدقات اور اچھے اعمال کی کثرت کرتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے میلاد شریف کا تذکرہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کو حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد کے مجرب خواص میں سے ہے کہ وہ سال امن سے گزرتا ہے اور اپنے مطلب ومقصد کے جلدی حصول کے لئے یہ ایک بشارت ہے پس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس شخص پر جس نے میلاد النبی ﷺ کے مبارک مہینہ کی راتوں کو عید بنایا تاکہ شدت ہو ایسے شخص پر جس کے دل میں بغض وعناد ہے۔

---

[1] زرقانی علی المواہب، جلد ۱، صفحہ ۲۶۱

امام جلال الدین سیوطی

میلاد شریف کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فیستحب لنا اظهار الشکر بمولده بالاجتماع واطعام الطعام ونحوذ الک من وجوه القربات واظهار المسرات ۱

ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم شکر کا اظہار کریں میلاد شریف پر اجتماع کرکے کھانا کھلاکر اور دیگر وجوہ قربات کے اظہار کے ساتھ خوشی کے اظہار کے ساتھ۔

علامہ اسماعیل حقی

تفسیر روح البیان میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ومن تعظیمه عمل المولد اذا لم یکن فیه منکر قال الامام سیوطی یستحب لنا اظهار الشکر لمولده علیه السلام ۲

میلاد شریف کا انعقاد کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے جبکہ بُری باتوں سے خالی ہو حضرت امام سیوطی فرماتے ہیں ہم کو حضور ﷺ کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

۱۔الحاوی للفتاوی، جلد ۱، صفحہ ۱۹۶ ۲۔روح البیان جلد ۹، صفحہ ۵۶

امام سخاوی علیہ الرحمۃ

لازال اهل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن العظام یحتفلون فی شهر مولده ﷺ وشرف و کرم بعمل الولائم البدیعة والمطاعم المشتملة علی الامور البهجة الرفیعة ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون المسرات ویزیدون فی المبرات بل یعتنون بقراة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم ۱

مسلمان ہمیشہ سے تمام بڑے شہروں اور ان کے اطراف واکناف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محافل کا اہتمام کرتے ہیں جو فرحت و سرور سے بھرپور ہوتی ہے اس کی راتوں میں مختلف قسم کے صدقات کرکے اپنی نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں اور ولادت کے موقع پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ کرکے اللہ کی رحمت اور اس کا فضل حاصل کرتے ہیں۔

حافظ شمس الدین دمشقی

اپنی کتاب مورد الصادی فی مولد الہادی میں فرماتے ہیں:

اذا کان هذا کافر جاء ذمه — وتبت یداه فی الجحیم مخلدا
اتی انه فی یوم الاثنین دائما — یخفف عنه للسرور باحمد
وما الظن بالعبد الذی کان عمره — باحمد مسروراً ومات موحدا ۲

۱۔المورد الروی صفحہ ۲۶ ۲۔الحاوی للفتاوی جلد ۱، صفحہ ۱۹۷

ایک کافر جس کی مذمت میں سورۃ تبت یداہ نازل ہوئی اور وہ تا ابد جہنم میں رہے گا اس کے متعلق ہے کہ حضور ﷺ کے میلاد پر مسرت کی برکت سے ہر پیر والے دن اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا خیال ہے اس شخص کے متعلق جو ساری عمر حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتا رہا اور حالت ایمان میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔

سید احمد زینی دحلان مکی

ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب کے تحت فرماتے ہیں:

ومن تعظیمہ ﷺ الفرح بلیلة ولادتہ وقراۃ المولد والقیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واطعام الطعام وغیر ذلک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البرفان ذلک کلہ من تعظیمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد افردت مسئلة المولد وما یتعلق بہا بالتالیف واعتنی بذلک کثیر من العلماء فالفوا فی ذلک مصنفات مشحونة بالادلة والبراھین [1]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے کہ حضور ﷺ کی شب ولادت پر خوشی کرنا مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت کے وقت کھڑا ہونا۔ حاضرین کو کھانا کھلانا اور جو کچھ لوگ نیک کام کرتے ہیں یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے اور یہ مسئلہ میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے کہ کثیر علماء نے اس کا اہتمام کیا اور اس مسئلہ پر دلائل و براہین سے بھرپور کتابیں تصنیف فرمائیں۔

[1] الدرر السنیہ صفحہ ۱۸

ابو طیب محمد بن ابراہیم

امام جلال الدین سیوطی ناصر الدین محمود بن العماد کے حوالے سے ان کے متعلق فرماتے ہیں:

کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی فیہ ولد النبی ﷺ فیقول یافقیہ ھذا یوم السرور اصرف الصبیان [1]

وہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن ایک مکتب کے پاس سے گزرے تو وہاں کے استاذ کو فرمایا اے فقیہ آج خوشی کا دن ہے لہٰذا بچوں کو چھٹی دے دو۔

علامہ ابن عابدین شامی

شرح المولد لابن حجر میں فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کو سننے کے لئے جمع ہونا اعظم عبادات سے ہے کیونکہ میلاد شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود پڑھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بار بار ذکر ہوتا ہے اور آپ کے ذکر سے محبت آپ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ [2]

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

برصغیر کی نامور شخصیت عارف باللہ سیدنا شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ

[1] الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ [2] بحوالہ شرح صحیح مسلم جلد ۳ صفحہ ۱۸۲

مضائقہ است ممنوع تحریف وتغییر حروف قران است والتزام رعایت مقامات نغمہ وتردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است اگر برنہج خوانند کہ تحریف در کلمات قرآنی واقع نشود ودر قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد وآنرا ہم بغرض صحیح تجویز نمایند چہ مانع ؎۱

اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت ومنقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف میں تبدیلی وتحریف کی جائے اور الحان کے طریق پر آواز پھیرنا اور ان کے مناسب تالیاں بجانا جو شعر میں بھی ناجائز ہیں اگر ایسے طریقے سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو صحیح غرض سے تجویز کریں تو کونسا امر مانع ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شیخ محقق مدارج النبوت میں ابولہب کے متعلق لونڈی آزاد کرنے کا واقعہ نقل فرما کر لکھتے ہیں:

اس میں میلاد کرنے والوں کے لئے سند ہے جو کہ مال بھی خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کہ کافر تھا اور اس کی مذمت میں قرآن پاک میں ایک سورۃ نازل ہوئی اسے میلاد آنحضرت ﷺ پر خوشی کرنے اور ثوبیہ کا دودھ خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے جزاء عطا فرمائی ہے تو اس مسلمان کی جزا کا اندازہ فرمائیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت بھی کرتا ہے خوشی بھی مناتا ہے اور اپنا مال بھی نچھاور کرتا ہے ؎۲

۱۔ مکتوبات شریف جلد سوم   ۲۔ مدارج النبوت اردو جلد ۲ صفحہ ۳۵

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

میں مکہ معظمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ولادت پر حاضر ہوا یہ آپ کی ولادت مبارک کا دن تھا اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ پر درود وسلام پڑھ رہے تھے اور آپ کی ولادت پر آپ کی بعثت سے پہلے جو معجزات اور خوارق ظاہر ہوئے ان کا ذکر کر رہے تھے میں نے دیکھا اس موقعہ پر یکبارگی انوار روشن ہوئے میں نے توجہ کی تو مجھے ان فرشتوں کا فیض اثر نظر آیا جو اس قسم کے مقامات اور اس نوع کی مجالس پر موکل ہوتے ہیں اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوار رحمت کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ؎۱

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلحضرت فاضل بریلوی نے بڑے احسن انداز میں میلاد النبی ﷺ بیان کیا اور مخالفین میلاد پر چوٹ بھی کی فرماتے ہیں:

حشر تک ڈالیں گے پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

علماء دیو بند کے پیرو مرشد فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں:

۱۔ فیوض الحرمین صفحہ ۱۱

اس میں تو کسی کو کلام نہیں کہ حضرت فخر آدم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر بذات خود دنیا وآخرت کی خیر وبرکت کا باعث ہے۔[1]

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں[2]

ابن تیمیہ کا نظریہ

غیر مقلدین کے پیشوا لکھتے ہیں:

وكذالك ما يحدثه بعض الناس اما مضاهاة النصارى في ميلاد عيسىٰ عليه السلام واما محبته للنبي صلى الله عليه وآله وسلم قد يثيبهم الله على هذه المحبة والاجتهاد[3]

بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میلاد میں یا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وتعظیم مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ حضور کی محبت پر اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

۱۔ فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۵ ۲۔ ایضاً صفحہ ۱۰ ۳۔ اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۲۳۹

بلاد اسلامیہ میں یوم میلاد منانے کا مقصد سوائے محبت رسول کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی

غیر مقلدین کے نامور عالم دین کی رائے ملاحظہ کیجئے:

اس میں کیا برائی ہے اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت دل وہدی وآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات واخبار وآثار کو پڑھیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔[1]

اس عبارت کو بار بار پڑھ کر سوچیے کیا صدیق حسن خان اقرار نہیں کر رہے کہ میلاد النبی ﷺ منانا باعث برکت ہے اسی لیے تو اس کو لازمی قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں ہر ماہ اس کا التزام کر لیں آگے چل کر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے لکھتے ہیں:

جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں[2]

۱۔ الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۵ ۲۔ ایضاً صفحہ ۱۲

ناظم اعلیٰ دیو بند اور محفل میلاد

مولانا عبداللہ صاحب جو قاسم نانوتوی کے داماد ہیں فرماتے ہیں:

مولانا محمد قاسم صاحب ناظم مدرسہ دیو بند کی زبانی کرّہ مرّہ سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے اور خاص مولانا بھی بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے چنانچہ پیر جی واجد علی دیو بندی جو مولانا کے مرید اور مولود خوان ہیں اس امر کے شاہد ہیں۔ ۱؎

قرآن وسنت کے حوالہ جات اور اتنے جلیل القدر علماء کی آراء سامنے آجانے کے بعد اگر کوئی شخص حق کو سمجھنے کی کوشش نہ کرے تو اس پر سوائے افسوس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے میلاد النبی ﷺ تمام اہل اسلام کے ہاں ایک مستحسن عمل ہے اب معترض کو سوچنا چاہیے کہ اس کے قول عید میلاد النبی ﷺ ایک کذاب شخص کی ایجاد ہے اس کی زد میں کون کونسے لوگ آتے ہیں اب معترض کا یہ اعتراض کہ جلوس نکالو دھمالیں ڈالو ڈھول بجاؤ کھانا کھلاؤ جہاں تک ڈھول بجانے اور جلوس نکالنے کا تعلق ہے تو معترض زیادہ نہیں کم از کم اہلسنت کے معتبر علماء کی کتب میں سے کسی ایک کتاب سے یہ حوالہ دکھا دے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ عید میلاد النبی کے جلوس اور محافل میں ڈھول بجانا یا دھمال ڈالنا ضروری ہے بلکہ شیخ محقق میلاد شریف کی فضیلت کے بعد لکھتے ہیں۔

چاہیے کہ اس مولود شریف کے انعقاد میں وہ بدعات نہ ہوں جو لوگوں نے وضع کر لی ہیں مثلاً گانا بجانا ممنوع آلات موسیقی اور وہ امور جن کی ممانعت ہے۔ ۲؎

۱۔ الدر المنظم صفحہ ۱۵۵ ۲۔ مدارج النبوت اردو جلد ۲ صفحہ ۲۵

علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں

میلاد شریف کا انعقاد کرنا تعظیم رسول ہے جبکہ بُری باتوں سے خالی ہو۔ اس کے علاوہ امام زرقانی نے بھی ایسے منکرات سے منع کیا ہے۔

اگر کوئی شخص ہوائے نفس یا جہالت کی وجہ سے ایسے ممنوعہ افعال کرتا بھی ہے تو اسے ان باتوں سے منع کیا جائے گا نہ کہ اس کے اس فعل کی وجہ سے میلاد شریف پر بدعت کا فتویٰ لگایا جائے گا آج تک ایسا نہیں ہوا کہ جو لوگ نماز میں تغیر و تبدل کرتے ہیں ان کی وجہ سے کسی مفتی نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ نماز پڑھنا ہی ناجائز ہے۔

کھانا کھلانا

پہلے صفحات میں امام جلال الدین سیوطی کے حوالے سے نقل کیا جا چکا ہے کہ خود رسول کائنات نے اللہ تعالیٰ کے شکر کے اظہار کے لئے جانور ذبح کیے اور آئمہ کے اقوال سے بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اہل اسلام کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مقدس مہینے میں صدقات کر کے نیکیاں حاصل کرتے ہیں اور قرآن و حدیث میں صدقہ کی بہت فضیلت وارد ہوئی۔

۱۔ روح البیان جلد ۹ صفحہ ۵۶

جھنڈے لہرانا

امام قسطلانی ابونعیم کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

فکشف اللہ عن بصری فرایت مشارق الارض ومغاربھا ورایت ثلاثۃ اعلام مضروبات علماً بالمشرق و علماً بالمغرب وعلماً علی ظھر الکعبۃ فاخذنی المخاض فوضعت محمداً فنظرت الیہ فاذا ھو ساجد[1]

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے میری نظروں سے حجابات دور کردیے اور میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھا اور میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک جھنڈا مشرق میں ایک مغرب میں تھا اور ایک جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لگا ہوا تھا اور مجھے درد زہ ہوا پس میں نے محمد ﷺ کو جنا اور میں نے انہیں سجدہ میں پڑے ہوئے دیکھا۔

حضرت بریدہ کا جھنڈا لہرانا

شیخ محقق فرماتے ہیں جب آپ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ کے تشریف لائے راستے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور وہ اسلام لے آئے اس کے بعد جب آپ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو حضرت بریدہ نے عرض کی جب آپ مدینہ طیبہ میں داخل ہوں تو آپ کے ساتھ ساتھ جھنڈا بھی ہونا چاہیے پھر حضرت بریدہ نے اپنا عمامہ سر سے اتارا اور نیزے پر باندھ کر آپ کے آگے آگے چل پڑے[2]

۱۔ زرقانی علی المواہب جلد ۱ صفحہ ۲۱۱ ۲۔ مدارج النبوت اردو جلد ۲ صفحہ ۹۲

حضرت ابوالعاص کی والدہ کا بیان

امام قسطلانی بیہقی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں

لما حضرت ولادۃ رسول اللہ ﷺ رایت البیت حین وقع قد امتلاء نوراً و رایت النجوم تدنو حتی ظننت انھا ستقع علی[1]

میں آپ کی ولادت کے وقت موجود تھی میں نے دیکھا کہ آپ کا گھرانہ انوار سے معمور ہوگیا اور میں نے ستارے گھر کے اتنے قریب دیکھے مجھے گمان ہوا کہ عنقریب مجھ پر گر جائیں گے۔

آمد مصطفےٰ ﷺ پر جلوس اور اظہار مسرت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ کے جانثار صحابہ کرام نے بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا اس اظہار محبت کو امام مسلم کی زبانی سنیے۔

فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدام فی الطرق ینادون یا محمد. یارسول اللہ یا محمد یارسول اللہ[2]

مرد اور عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور ہر طرف یا محمد یارسول اللہ ﷺ یا محمد یارسول اللہ ﷺ کے نعروں کی گونج سنائی دینے لگی۔

۱۔ زرقانی علی المواہب جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ ۲۔ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۹

امام بخاری کے الفاظ میں بھی لوگوں کی فرحت ومسرت کا اندازہ کیجئے فرماتے ہیں:

ثم قدم النبی ﷺ اهل المدینة فرحوا بشیء فرحهم برسول الله صلی الله علیه وسلم [1]

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ اتنے خوش تھے کہ پہلے کبھی نہ ہوئے۔

جب فرشتوں نے حضور سید دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں مشرق ومغرب میں جھنڈے لہرائے کعبۃ اللہ بھی مولد شریف کی طرف جھکا حضرت آمنہ کی خدمت میں انبیائے کرام نے مبارکبادیاں پیش کیں اور ہجرت کے وقت صحابہ کرام نے خوشی کا اظہار کیا جلوس کی صورت میں استقبال کیا انہوں نے آمد مصطفیٰ پر جھنڈے بھی لہرائے یا رسول اللہ ﷺ کے نعرے لگائے اور یہ سب کچھ رسول کائنات کی موجودگی میں ہوا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا تو آج کیا وجہ ہے کہ غلامان مصطفیٰ جب وہی کام کریں تو ان پر شرک وبدعت کے فتوے لگائے جاتے ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ دل میں چھپے ہوئے بغض وعناد کو ظاہر کیا جاتا ہے ورنہ ایک مسلمان کے لئے تو یہ مستحسن عمل ہے کہ وہ ولادت مصطفیٰ پر خوشی کا اظہار کرے۔ معترض کا اگلا سوال کہ میلاد النبی کی ابتداء کرنے والا شخص بے دین اور عیاش تھا اور میلاد النبی ﷺ پر کتاب لکھنے والا شخص دنیا پرست اور کذاب مولوی تھا معترض نے یہ بات ابن خلکان کے حوالے سے لکھی اور ابن خلکان پر بہت بڑا افتراء باندھا اور تاریخ کا انتہائی بدترین جھوٹ بولا۔

۱۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۵۸

ابن خلکان حافظ ابن دحیہ کا تعارف لکھتے ہوئے رقم طراز ہیں:

کان ابو الخطاب من اعیان العلماء مشاهیر الفضلاء متقنا لعلم الحدیث النبوی وما یتعلق به عارفا بالنحو واللغة وایام العرب واشعارها واشتغل بطلب الحدیث فی اکثر بلاد الاندلس الاسلامیة [1]

ابو الخطاب (ابن دحیہ) نہایت ہی جید عالم اور مشاہیر فضلاء سے تھے وہ علم حدیث نبوی اور اس کے متعلقات کے ماہر تھے علم نحو لغت ایام العرب اور ان کے شعار سے خوب واقف تھے اسلامی اندلس کے اکثر شہروں میں طلب حدیث میں مشغول رہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے بھی ابن خلکان کے حوالے سے ابن دحیہ کا یہی تعارف نقل فرمایا کان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلاء

مظفر ابو سعید اور محفل میلاد

مظفر ابو سعید وہ پہلا حکمران ہے جس نے سرکاری سطح پر عید میلاد النبی ﷺ کو منایا اس بادشاہ کے متعلق امام جلال الدین سیوطی رقم طراز ہیں:

صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کو کبری بن زین الدین احد الملوک الامجاد والکبراء الاجواد وکان له آثار حسنة [2]

اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کو کبری بن زین صاحب شرافت اور انتہائی سخی بادشاہوں میں سے ایک ہے اور اس کے لئے بہت اچھے آثار ہیں۔

۱۔ وفیات الاعیان جلد ۳ صفحہ ۴۴۹ ۲۔ الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۸۹

مظفر ابو سعید کے متعلق ابن خلکان کا بیان

واما احتفاله بمولد النبی ﷺ وھو ان اھل البلاد کا نواقد سمعوا بحسن اعتقاده فیه فکان فی کل سنة یصل الیه من البلاد القریبة من اربل مثل بغداد والموصل والجزیرة وسنجار و نصیبین و بلاد العجم وتلک النواحی خلق کثیر من الاعلام و الصوفیة والوعاظ والقراء والشعراء ۱؎

مظفر ابو سعید ایک عظیم الشان محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا اور لوگ نہایت حسن و اعتقاد کے ساتھ اس محفل میں شامل ہوتے اور ہر سال لوگ قریبی شہروں سے اربل آتے مثلاً بغداد و موصل جزیرۃ سنجار نصیبین اور بلاد عجم وغیرہ سے لوگ شرکت کرتے اور اس میں علماء صوفیاء واعظین قراء اور شعراء کی بہت بڑی تعداد شامل ہوتی۔

عجیب بات ہے کہ اس وقت علماء اور فضلاء مظفر ابو سعید کی محفل میلاد میں ادب کے ساتھ شرکت کریں اور انہیں اس حاکم وقت میں کوئی عیب نظر نہ آئے اور اتنے عرصے کے بعد ایک شخص اٹھ کر اس حاکم کو عیاش۔ بددین جیسے الفاظ کے ساتھ پکارے اپنے دل سے انصاف طلب کیجیے۔

حافظ ابن کثیر

ابن کثیر مظفر ابو سعید کے متعلق لکھتے ہیں:

۱۔ جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۲۹۲

کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاوّل ویحتفل به احتفالا ھائلا وکان شھما شجاعا بطلا عاقلا عالما عادلا رحمه الله واکرم مثواه قال و قد صنف له الشیخ ابو الخطاب بن دحیة مجلدا فی المولد النبوی سماه التنویر فی مولد البشیر النذیر فاجازه علی ذلک بالف دینار ۱؎

وہ (بادشاہ مظفر ابو سعید) ربیع الاول شریف میں ایک عظیم الشان محفل میلاد منعقد کرتے اور وہ بہت بہادر اور جرأت مند عاقل عادل حاکم تھے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کے کہنے پر شیخ ابو الخطاب بن دحیہ نے میلاد شریف پر ایک کتاب تصنیف فرمائی اس کا نام التنویر فی مولد البشیر النذیر رکھا تو اس نے انہیں ایک ہزار دینار ہدیہ کیا۔

سبط ابن جوزی

مراۃ الزمان میں رقم طراز ہیں:

حکت زوجته ربیعة خاتون بنت ایوب اخت الملک الناصر صلاح الدین أن قمیصه کان من کرباس غلیظ

اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب جو سلطان ناصر صلاح الدین کی بہن ہے بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند کی قمیص موٹے کھدر کی ہوتی تھی جس کی قیمت

۱۔ الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۸۹

لا یساوی خمسة دراهم قالت پانچ درہم سے کم تھی میں نے ان سے
فعاتبته فی ذلک فقال لبسی بات کی تو اس نے کہا میرا پانچ درہم کا
ثوبا بخمسة واتصدق بالباقی کپڑا پہن کر باقی صدقہ کر دینا اس سے
خیر من أن البس ثوبا مثمنا زیادہ اچھا ہے کہ میں قیمتی لباس پہنوں
وأدع الفقیر والمسکین ۱؎ اور فقراء مساکین کو چھوڑ دوں۔

یہ عبارات ملاحظہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ حافظ ابن دحیہ ایک جید عالم دین تھے اور مظفر ابو سعید ایک نہایت متقی اور رحم دل بادشاہ تھے لیکن کیا کیا جائے اس متعصب شخص کا جو صرف اور صرف ہٹ دھرمی کی بنیاد پر ان کو ظالم عیاش دنیا پرست اور کذاب جیسے القاب سے پکارے ان کا جرم صرف اتنا ہے کہ ایک عالم دین نے حضور سید دو عالم ﷺ کے فضائل و شمائل پر کتاب لکھی اور ایک نیک دل بادشاہ نے ان کو ہزار دینار نذرانہ پیش کیا تو متعصب لوگوں نے صرف عید میلاد النبی ﷺ کی دشمنی میں ان کو اتنے برے الفاظ کے ساتھ پکارا اور تاریخ کا انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ خون کیا اور انتہائی بددیانتی پر اتر آئے ایسے شخص کو انتظار کرنا چاہیے اس وقت کا جب سب حقائق سامنے آ جائیں گے۔

سید المرسلین ﷺ کا یوم ولادت

معترض لکھتا ہے امام الانبیاء کی تاریخ ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے کسی نے 8 کسی نے 9-11-12 ربیع الاول لکھا 12 ربیع الاول آپ کی وفات

۱؎ الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۹۰

کا دن ہے سرکار مدینہ ﷺ کی تاریخ ولادت میں جس طرح اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح تاریخ وفات میں بھی اختلاف ہے معترض نے تاریخ ولادت کا اختلاف تو نقل کیا لیکن تاریخ وفات کا اختلاف ہضم کر گیا کیونکہ اس سے معترض کا مدعا ثابت نہ ہوتا۔

حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

عن جابر و ابن عباس انهما قال حضرت جابر اور حضرت ابن عباس
ولد رسول الله ﷺ عام الفیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
یوم الاثنین الثانی عشر شهر وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز پیر
ربیع الاول ۱؎ بارہ ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔

امام ابن اسحاق

مشہور سیرت نگار ابن ہشام ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز پیر
لاثنتی عشر لیلة خلت من ربیع بارہ ربیع الاول عام الفیل کو اس دنیا میں
الاول عام الفیل ۲؎ جلوہ گر ہوئے۔

امام قسطلانی

مواہب اللدنیہ میں ابن اسحاق ہی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

۱؎ مصنف ابن ابی شیبہ ۲؎ السیرت النبویہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۸

والمشهور انه ولد یوم الاثنین اور مشہور یہ ہے کہ آپ کی پیدائش بارہ ثانی عشر ربیع الاوّل وهو ربیع الاول کو ہوئی یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ابن اسحاق وغیرہ [1] قول ہے

ابن سید الناس کا قول

ولد سیدنا ونبینا محمد رسول اللہ ہمارے نبی اور سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشر لیلة علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش بروز پیر بارہ مضت من شهر ربیع الاوّل عام ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔ الفیل [2]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

حضور کی ولادت باسعادت کے متعلق رقم طراز ہیں:

بارہ ربیع الاول والاقول اشہر واکثر ہے اور اہل مکہ کا جائے ولادت شریفہ کی زیارت اور مولود پڑھنے میں اور جو کچھ اس کے آداب واضاع ہیں ادا کرنے میں اسی قول یعنی بارہویں رات اور پیر کے دن پر عمل ہے [3]

نواب صدیق حسن خان بھوپالی

غیر مقلدین کے عالم دین بھی بارہ ربیع الاول والے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔
(ولادت شریفہ مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ۔ شب دوازدہم ربیع الاول عام فیل کو ہوئی جمہور علماء کا یہی قول ہے) [4]

۱۔ زرقانی علی المواہب جلد اول ۲۔ عیون الاثر جلد ا صفحہ ۳۹
۳۔ مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۱۹ ۴۔ الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۷

مفتی محمد شفیع دیوبندی

سیرت خاتم الانبیاء میں رقم طراز ہیں:

اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں دو شنبہ کے دن ہوئی لیکن تاریخ کی تعیین میں اختلاف ہے چار اقوال مشہور ہیں دوسری آٹھویں دسویں بارہویں مگر مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا۔ [1]

کیا بارہ ربیع الاول یوم وفات ہے؟

سرکار دو عالم ﷺ کے وصال کے بارے میں صحابہ کرام سے چار قسم کی روایتیں منقول ہیں۔

1- ۱۲ ربیع الاول یہ روایت حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے
2- 10 ربیع الاول یہ روایت عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب ہے۔
3- 15 ربیع الاول حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے۔
4- 11 رمضان المبارک یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی طرف منسوب ہے۔

پہلی روایت کہ جس میں وفات نبوی ۱۲ ربیع الاول کو بتائی گئی اس کی سند میں محمد بن عمر واقدی ایک مروی ہے جس کے بارے میں امام اسحاق بن راہویہ امام

۱۔ سیرت رسول اکرم صفحہ ۲۷

علی بن مدینی امام ابو حاتم الرازی اور نسائی نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ واقدی اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا امام یحییٰ بن معین نے کہا واقدی ثقہ یعنی قابل اعتبار نہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا واقدی کذاب ہے حدیثوں میں تبدیلی کر دیتا تھا بخاری اور ابو حاتم رازی نے کہا واقدی کہ حدیثیں تحریف سے محفوظ نہیں ذہبی نے کہا واقدی کے سخت ضعیف ہونے پر ائمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے لہٰذا بارہ ربیع الاوّل والی روایت پایہ اعتبار سے بالکل ساقط ہے اور اس قابل ہی نہیں کہ اس سے استدلال کیا جا سکے روایت نمبر ۲ کی سند میں ایک راوی سیف بن عمر ضعیف ہے اور دوسرا راوی محمد بن عبید اللہ متروک ہے روایت نمبر ۳۔۴ کی سند نا معلوم ہے۔

البتہ اجل تابعین ابن شہاب زہری سلیمان بن طرخان اور سعد بن ابراہیم زہری وغیرھم سے سندوں کے ساتھ یکم دوم ربیع الاوّل کو تاریخ وفات منقول ہے [1]

علامہ شبلی نعمانی کی رائے

مشہور دیوبندی مورخ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ کے حاشیے میں لکھتے ہیں:

یکم ربیع الاوّل کی روایت ثقہ ترین ارباب سیر موسیٰ بن عقبہ سے اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے امام سہیلی نے روض الانف میں اسی کو اقرب الی الحق لکھا ہے اور سب سے پہلے امام مذکور نے ہی درایۃ اس نکتہ کو دریافت کیا کہ ۱۲

۱۔ [illegible]

ربیع الاوّل کی روایت قطعاً نا قابل قبول ہے کیونکہ دو باتیں یقینی طور پر ثابت ہیں روز وفات دوشنبہ کا دن تھا اور اس سے تقریباً تین مہینے پہلے ذی الحجہ دس ہجری کی نویں تاریخ کو جمعہ تھا ۱۰ ھ ذی الحجہ روز جمعہ سے ۱۱ ھ ۱۲ ربیع الاوّل تک حساب لگاؤ تو کسی بھی صورت ۱۲ ربیع الاوّل کی تاریخ قطعاً غلط ہے۔

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

اس لیے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربیع الاوّل ہے ابو نعیم نے دلائل میں بسند یکم ربیع الاوّل تک تاریخ وفات نقل کیا ہے [1]

اس مذکورہ گفتگو کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے لیکن جمہور علماء کا یہی موقف ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاوّل کو ہوئی اور اہل مکہ کے معمولات بھی اس بات پر شاہد ہیں لیکن اس کے باوجود بھی اگر یہی دعویٰ ہو کہ ۱۲ ربیع الاوّل وفات نبوی کا دن ہے تو اس کے بارے میں صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

یوم میلاد اور یوم وصال دونوں باعث برکت ہیں

اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ آپ کی تاریخ وصال 12 ربیع الاوّل ہے تو اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ 12 ربیع الاوّل کو سرکار کی ولادت کی خوشی نہ منائی جائے کیونکہ سرکار کی ولادت اور وصال دونوں اُمت کے لئے باعث رحمت ہیں۔

۱۔ سیرت النبی جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۔۱۰۳

امام مسلم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

عن النبی ﷺ قال ان اللہ عزوجل اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا وسلفا بین یدیھا واذا اراد ھلکۃ امۃ عذبھا ونبیھا حی فاھلکھا وھو ینظر فاقرّ عینہ بھلکتھا حین کذبوہ وعصوا امرہ ۱؎

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی اُمت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس اُمت سے پہلے اس نبی کو اٹھالیتا ہے اور اس نبی کو اس اُمت کے لئے اجر اور پیش رو بنا دیتا ہے جب کسی اُمت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس نبی کی زندگی میں اس امت کو ہلاک کر کے اپنے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرماتا ہے کیونکہ انہوں نے اس نبی کی تکذیب اور اس کی نافرمانی کی

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے وصال کو بھی رحمت قرار دیا اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس اُمت کے لئے حضور ﷺ کو شفیع بنادیا جب یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور ﷺ کا میلاد اور وصال دونوں اُمت کے لئے رحمت ہیں تو جو رحمت بڑی ہو خوشی اسی کی کرنی چاہیے تو لازمی بات ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت نعمت عظمیٰ ہے کیونکہ دوسری رحمت تو اس کے صدقے سے حاصل ہوئی اور پھر وصال کے بعد حزن کی وضاحت سرکار مدینہ علیہ التحیۃ والثناء نے خود فرمادی۔

۱؎ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹

حضرت ام حبیبہ

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول علی المنبر لا یحل لا مراۃ تومن باللہ والیوم الآخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ۱؎

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

اب اگر بارہ ربیع الاول کو سوگ منائیں کہ یہ سرکار کے وصال کا دن ہے تو فرمان خدا اور فرمان رسول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے کیونکہ ولادت کی خوشی نہ منا کر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہ کیا اور غم کی صورت میں حدیث رسول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے۔ پھر ہم اتنا سوچیں کہ انبیاء کے وصال کی کیفیت کیا ہوتی ہے حضور ﷺ کی نبوت تو تا قیامت جاری ہے آپ کا فیضان اپنی امت پر اسی طرح برقرار ہے شفقت ورحمت بھی اسی طرح قائم ہے بس اتنا ہے کہ آپ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہو گئے ورنہ وہاں نہ تو وصال ہے نہ وفات خود

۱؎ مسلم شریف جلد ا صفحہ ۴۸۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق [1]

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسم کو حرام فرما دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی

ایک ضابطہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں میلاد شریف پر خوشی کرنی چاہیے یا وصال پر غم فرماتے ہیں۔

قد امر الشرع بالعقیقة عند الولادة وهی اظهار الشکر و فرح بالمولود ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیره بل نهی عن النیاحة واظهار الجزع فدلت قواعد الشریعة علی انه یحسن فی هذا الشهر اظهار الفرح بولادته ﷺ دون اظهار الحزن فیه بوفاته [2]

شریعت نے ولادت کے وقت خوشی کے اظہار اور عقیقہ کا حکم دیا لیکن موت کے وقت ذبح وغیرہ کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع فزع سے منع کیا پس قواعد شرعیہ دلالت کرتے ہیں کہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال پر غم۔

۱۔ مشکوۃ شریف جلد ۱ صفحہ ۱۲ ۔ ۲۔ الحاوی للفتاوی جلد ۱ صفحہ ۱۹۳

عیسائیوں اور مسلمانوں کا موازنہ

یہ سرخی دینے کے بعد معترض لکھتا ہے عیسائی اپنے نبی کا میلاد مناتے ہیں اور مسلمان بھی اپنے نبی کا میلاد مناتے ہیں یہ لکھ کر پھر نصیحت کی کہ امام الانبیاء نے فرمایا جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ معترض نے یہاں سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے چونکہ عیسائی اپنے نبی کا میلاد مناتے ہیں اگر مسلمان بھی اپنے نبی کا میلاد منائیں گے تو یہ ان کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی لہذا مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے تو معترض کو سوچنا چاہیے کہ عیسائی روزے رکھتے ہیں کھانا کھاتے ہیں لباس پہنتے ہیں اب اگر عید میلاد النبی ﷺ صرف اس لیے منع ہے کہ عیسائی بھی اپنے نبی کا میلاد مناتے ہیں تو اعتراض کرانے والوں کو روزے رکھنے سے کھانا کھانے سے اور لباس پہننے سے بھی بچنا چاہیے کیونکہ ان تمام باتوں میں بھی مشابہت موجود ہے اگر یہ سب کام جائز ہیں تو عید میلاد النبی ﷺ میں ایسی کون سی بات ہے کہ وہ ناجائز ہے۔

حضور ﷺ کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے

بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے:

قدم النبی ﷺ المدینة فرای الیهود تصوم یوم عاشوراء

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا

فقال ماهذا قالو هذا يوم صالح هذا يوم نجى الله بنى اسرائيل من عدوهم فصامه موسىٰ قال فانا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه [1]

یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کس لئے ہے انہوں نے کہا یہ اچھا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس کے دشمنوں سے نجات دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا آپ نے فرمایا ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پس آپ نے روزہ رکھا اور روزے کا حکم فرمایا۔

حضرت زید بن ثابت

مشکوٰۃ شریف میں حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں:

امرنی رسول اللہ ﷺ ان اتعلم السریانیة وفی روایة انه امرنی رسول ﷺ ان اتعلم کتاب یهود [2]

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں یہود کی خط و کتابت سیکھوں۔

آپ غور فرمائیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک اچھے عمل میں مشابہت سے منع نہیں فرمایا بلکہ حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور روزے کا حکم بھی ارشاد فرمایا تو اب اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے عمل سے یہ ضابطہ بھی بیان فرما دیا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت حاصل ہوا سے یادگار

۱۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ ۲۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۳۹۹

کے طور پر مناتے ہوئے خوشی کا اظہار کرنا جائز ہے اگر عمل خیر میں بھی مشابہت سے یہی حکم جاری ہوتا ہے کہ جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے تو معترض کو یہ خیال ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس زمرے میں آتے ہیں بلکہ روزہ تو خود حضور ﷺ نے بھی رکھا اب بھی اگر کوئی میلاد النبی ﷺ کو بدعت ہی قرار دے اور اس پر غصے کا اظہار کرے تو اس کے لئے اکبر الٰہ آبادی کی رباعی کافی ہے۔

سال و مہ خوش ہیں روز خوش شب خوش
وحشی دشت خوش، مہذب خوش
ہیں غرض آپ کی ولادت سے
مسٹر ابلیس کے سوا سب خوش

برکات میلاد

محدث ابن جوزی اپنی کتاب المیلاد النبوی میں میلاد شریف کے متعلق لکھتے ہیں:

کہ ہمیشہ سے حرمین شریفین اور مصر، یمن، شام اور تمام بلاد عرب کے لوگ محافل میلاد منعقد کرتے ہیں ماہ ربیع الاول کا چاند نظر آتے ہی خوشیاں مناتے ہیں عمدہ لباس پہنتے ہیں غسل کرتے ہیں زیب و زینت کرتے ہیں خوشبو لگاتے ہیں سرمہ لگاتے ہیں اور ان ایام میں خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہو نقد و جنس وغیرہ سے خوب دل کھول کر خرچ کرتے ہیں میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سننے

اور پڑھنے کا بڑے شوق سے اہتمام کرتے ہیں اور اس پر اظہار مسرت کی بدولت بہت اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں محفل میلاد شریف کے مجربات سے یہ بات بھی ہے جہاں یہ محفل منعقد ہوتی ہے وہاں خوب خیر و برکت سلامتی عافیت مال و دولت اور رزق میں کشادگی ہوتی ہے اولاد پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے آبادی اور شہروں میں امن و امان اور گھروں میں محفل پاک کی برکت سے سکون و قرار رہتا ہے۔

حکایت: ابن جوزی یہ بیان کرنے کے بعد ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت رہتی تھی جو سخت متعصب تھی ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا ہمارے اس مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو ہمیشہ اس مہینے میں اپنی بہت بڑی دولت اور مال و زر فقراء اور مساکین پر خرچ کر دیتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان گمان کرتا ہے کہ اس کے نبی ﷺ اس ماہ میں پیدا ہوئے اور یہ خوشی ان کی ولادت باسعادت کی وجہ سے کرتا ہے اس کا خیال کہ نبی ﷺ اس خوشی و مسرت سے خوش ہوتے ہیں لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور جب رات ہوئی تو وہ سو گئی اس نے خواب دیکھا کہ ایک بہت نورانی شخصیت تشریف فرما ہیں اور اس کے ساتھ اس کے اصحاب کی ایک بہت بڑی جماعت ہے عورت نے یہ دیکھا تو بڑی متعجب ہوئی اور

خواب میں ہی ایک صحابی سے پوچھا یہ شخصیت کون ہے جنہیں میں تم سب لوگوں میں سے زیادہ معزز دیکھتی ہوں انہوں نے فرمایا یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں عورت نے کہا اگر میں ان سے کچھ عرض کروں تو جواب عطا فرمائیں گے صحابی نے فرمایا ہاں تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا اور قریب آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ ﷺ حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک اس پر یہودی عورت رو پڑی اور کہنے لگی آپ مجھے اس طرح کیوں نواز رہے ہیں جب کہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دینے والا ہے اس نے عرض کیا میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

محفل میلاد:۔ پھر اس کی آنکھ کھل گئی وہ اپنے اس خواب سے بے حد مسرور اور انتہائی خوش ہوئی کہ اس نے سید الانام حضور علیہ السلام کی زیارت کی اور مشرف با اسلام ہوئی اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر صبح کی تو اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور محفل میلاد منعقد کروں گی پھر جب اس نے صبح کی اور اپنا عہد پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے دیکھا اس کا شوہر بھی نہایت خوش ہے اور اپنا سارا مال قربان کرنے پر تیار ہے اس وقت اس نے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے کی طرف راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس لیے ہے شوہر نے اپنی عورت سے کہا یہ صدقہ اس ذات گرامی کے لئے جس کے دست مبارک پر تم نے آج رات اسلام قبول کیا عورت نے کہا اللہ تم پر رحم فرمائے تمہیں کس نے میری

باطنی حالت پر مطلع کیا اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس پر
تیرے بعد میں اسلام لایا عورت نے کہا اللہ تعالیٰ ہی حمد کے لائق ہے جس نے مجھے
اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نکال کر امت
محمدیہ میں داخل فرمایا۔ ۱؎

واقعہ ابولہب :- ابولہب کی ایک لونڈی ثویبہ نے جب ابولہب کو سرکار مدینہ
علیہ التحیۃ والثناء کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے اپنے بھتیجے کی
ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی اجر سے نوازا امام
بخاری اپنی کتاب بخاری شریف میں اس واقعہ کو یوں نقل فرماتے ہیں:

فلما مات ابو لهب أريه بعض اهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال ابو لهب لم الق بعدكم غير انى سقيت فى هذه بعتاقتى ثويبة ۲؎

جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہل کو خواب میں اسے بدترین حالت میں دکھایا گیا انہوں نے ابولہب سے پوچھا کیا ملا تو ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کوئی بھلائی نہیں ملی سوائے اس کے کہ اس (انگلی) کے ذریعے مجھے پلایا جاتا ہے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے

جب ابولہب جیسے بدترین کافر کو حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی میں
اجر ملا تو اس مومن کے اجر کا اندازہ کون کر سکتا ہے جو صدق نیت سے حضور کے میلاد

۱۔ الدر المنظم صفحہ ۱۰۰ ۲۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۶۴

کی خوشی کرے رہا یہ سوال کہ کسی کافر کو اس کے کسی عمل خیر پر کوئی اجر نہیں
ملے گا کیونکہ قرآن پاک میں ہے۔

وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَّنْثُوراً

جو کچھ کام انہوں نے کیے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات حضور کے خصائص میں سے ہے جس
طرح ابو طالب نے حضور ﷺ کی خدمت کی اور انہیں اس پر اجر ملا حضور ﷺ
فرماتے ہیں۔ **لولا انا لکان فی الدرک الاسفل** ۱؎
اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔
اسی طرح سرکار کی ولادت کی خوشی منانے سے ابولہب کو بھی اجر ملا لہذا یہ
بات آیات قرآنی کے خلاف نہیں اس کے بعد اگر کوئی شخص میلاد نہیں مناتا اور
مصطفیٰ پر غمگین ہوتا ہے تو اس کے لیے ابن سید الناس کا قول کافی ہے۔

ابلیس لعن اللہ رنۃ حین ... ن ورنۃ حین اھبط ورنۃ ... ولد رسول اللہ ﷺ ... حین انزلت سورۃ ... ب ۲؎

ابلیس اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا دوسری مرتبہ جب اسے پستی میں گرایا گیا تیسری مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

۱۔ ...یف جلد ا صفحہ ۱۱۵ ۲۔ عیون الاثر جلد ا صفحہ ۴۰

جمہور مسلمانوں کا عمل

مندرجہ بالا گفتگو سے یہ بات ثابت ہوگئی جید ائمہ کرام فقہائے اُمت اور مشائخ عظام نے نہ صرف جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جواز کا فتویٰ دیا بلکہ وہ عید میلاد النبی ﷺ کی محافل میں شریک ہو کر اس کے برکات و انوار سے فیض یاب ہوتے رہے اور عام مسلمانوں کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ ربیع الاوّل کے مقدس مہینے میں سرکار کی ولادت باسعادت کی خوشی میں محافل کا انعقاد کرتے ہیں مختلف قسم کے صدقات اور عطیات کر کے نیکیاں جمع کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اتبعو السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار — تم سواد اعظم کی پیروی کرو جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

شروع سے لے کر آج تک مسلمان اپنے آقا و مولیٰ حضور سید عالم ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کو عمل حسن تصور کرتے ہیں اور اسی میں آخرت کی کامیابی ہے جو مسلمانوں سے علیحدہ ہوا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

آخری گزارش:-

مخالفین میلاد سے یہ ہے کہ اُمت پہلے ہی افتراق و انتشار کا شکار ہے اگر آپ کے ہاں خلفائے راشدین کے دن منانا ان پر چھٹی کرنا اور اپنے مدارس کی تمام تقریبات وغیرہ جائز ہیں تو حضور علیہ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنے میں

کونسی قباحت ہے اور اگر اس بدامنی اور بے چینی کے دور میں کوئی اپنے آقا کی پاکیزہ یادوں کو سہارا بناتا ہے تو آپ اس پر ناراض کیوں ہوتے ہیں اور محافل میلاد منعقد کرنے والے بھی یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ایسی محافل کو غیر شرعی حرکات سے محفوظ رکھیں تقریبات میں بدنظمی کے بجائے وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں ایسی محافل میں باوضو شریک ہوں بھنگڑا رقص اور گانے باجے سے اجتناب کر کے محفل کے تقدس کو بحال رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں زندگی کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاه خاتم النبین.

پیکرِ اسلام فاؤنڈیشن

روڈے (پتوکی)

اغراض و مقاصد

۱۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت ﷺ کا تحفظ

۲۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و شان اور ان عقائد و نظریات کا تحفظ

۳۔ اولیاء کاملین کے خلاف غلط اور بے بنیاد نظریات کا رد اور مزارات اولیاء کے تحفظ کے لیے بھرپور جدوجہد کرنا

۴۔ لوگوں میں اسلامی لٹریچر کی تقسیم تاکہ عام عوام دینی معلومات سے مستفید ہو سکیں

۵۔ علاقہ کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے حتی الامکان کوشش کرنا

۶۔ علاقہ میں میلاد شریف، ختم شریف اور فوتگی وغیرہ کے موقعہ پر برتن و دریاں وغیرہ مفت دینے کا معقول انتظام کرنا

۷۔ مختلف مذہبی اور اصلاحی پروگراموں کا انعقاد کرنا

۸۔ علاقہ کے مستحق افراد میں مخیر حضرات کے تعاون سے زکوٰۃ و خیرات کی تقسیم کرنا

۹۔ آئندہ ان شاء اللہ علاقہ میں ایک دینی مدرسہ للبنات کا قیام کرنا شامل ہیں

نوٹ: مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ ان کاموں میں فاؤنڈیشن کا ساتھ دیں اور مالی امداد دے کر اجر عظیم کمائیں۔